امام صادق علیہ السلام آنلائن مدرسہ

خلاصہ درس ۴۹

تخصیص اور نکرہ میں فرق:

نکرہ میں عمومیت پائی جاتی ہے جیسے ہم کہیں غُلَامٌ تو یہاں پر بہت سے احتمالات ہو سکتے ہیں کہ کس کا غلام مرد کا غلام عورت کا غلام، بچہ کا غلام وغیرہ وغیرہ لیکن اگر یہ غُلَامٌ مضاف ہو کر تخصیص پا جائے مثلاً غُلَامُ رَجُلٍ ہو جائے تو پھر فائدہ یہ ہو گا کہ اس میں احتمالات کم ہو جاتے ہیں یعنی صرف مرد کا غلام، عورت کا نہیں، بچہ کا نہیں وغیرہ وغیرہ، البتہ کس مرد کا غلام ہے یہ احتمال اپنی جگہ باقی رہتا ہے۔

اضافت کی دوسری قسم اضافت لفظیہ ہے۔

۲۔اضافت لفظیہ: جب بھی صفت یعنی اسم فاعل، اسم مفعول اور صفت مشبہ اپنے معمول کی طرف مضاف ہو تو ایسی اضافت کو اضافت لفظیہ کہتے ہیں۔

مثالِ اسم فاعل: جیسے ضَارِبُ زَید۔ یہاں ضَارِبُ اسم فاعل ہے اور اپنے معمول زَید کی طرف یعنی مفعول بہ کی طرف مضاف ہوا ہے۔

یاد رہے کبھی بھی اسم فاعل اپنے فاعل کی طرف مضاف نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ یہ اپنے معمول میں سے مفعول بہ ہی کی طرف مضاف ہو گا۔

مثالِ صفت مشبہ: حَسَنُ الوَجه۔ یہاں حسن صفت مشبہ ہے اور یہ اپنے فاعل یعنی وجہ کی طرف مضاف ہوا ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اسم فاعل کا تو اپنے فاعل کی طرف مضاف ہونا صحیح نہیں ہے مگر صفت مشبہ اپنے فاعل کی طرف مضاف ہو سکتا ہے۔

صفت مشبہ چونکہ فعل لازم سے بنتی ہے لہذا صرف اپنے فاعل کی طرف مضاف ہو سکتی ہے۔ اس کے بر عکس اسم فاعل کبھی بھی اپنے فاعل کی طرف مضاف نہیں ہو سکتا ہے۔

اضافت لفظیہ کا فایدہ:

اضافت لفظیہ کے ذریعہ فقط لفظ اور کلام میں تخفیف کا فائدہ حاصل ہوتا ہے، یعنی مضاف کے آخر سے تنوین اور نون تثنیہ و جمع گر جاتے ہیں۔

تثنیہ اور جمع کے اضافہ کے بارے میں کچھ نکات:

مثال: الضاربا زید و الضاربو زید یہ کہنا صحیح ہے کیونکہ یہاں پر تخفیف واقع ہوئی ہے یعنی یہاں پر تثنیہ اور جمع دونوں میں نون حذف ہوا ہے۔

البتہ الضاربُ زیدٌ کہنا صحیح نہیں ہے کیونکہ یہاں پر کوئی تخفیف واقع ہی نہیں ہوئی ہے اصل میں ضاربٌ زیدٌ تھا اب اگر یہاں سے تنوین حذف ہوئی ہے تو اس کی جگہ ال لے کے آگئے ہیں پس چاہے تنوین ہو یا ال لام مفرد میں تخفیف واقع نہیں کہلائے گی

ImamSadiq.tv